"بائبل جنگ کے بارے میں کیا کہتی ہے؟"

جواب: بہت سے لوگ خروج20باب 13 آیت "تُو خون نہ کرنا" کو سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں اور پھر اس حکم کا جنگ کے عمل پر اطلاق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم عبرانی لفظ جس کا ترجمہ قتل کیا گیا ہے اُس کا اصل مطلب "جان بوجھ کر حسد کی وجہ سے کسی شخص کو مار ڈالنا؛ کسی کا خون کرنا" ہے۔ خدا نے کئی بار اسرائیلیوں کو دوسری قوموں کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا تھا (1 سموئیل 15باب 3 آیت؛ یشوع 4باب 13 آیت)۔ خدا نے بہت سے گناہوں کے لیے سزاِ موت کا حکم دیا تھا (خروج 21باب 12 اور 15 آیت؛ 22باب 19 آیت؛ احبار 20باب 11 آیت)۔ لہٰذا خدا ہر ایک صورتحال میں کسی دوسرے شخص کو جان سے مارنے کے خلاف نہیں ہے بلکہ خدا صرف اور صرف قتل کرنے کے خلاف ہے۔ جنگ کرنا کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا ہے مگر بعض اوقات یہ ضروری ہو جاتا ہے۔ گنہگار لوگوں سے بھری ہوئی دنیا میں جنگ کا عمل ناگزیر ہے (رومیوں 3باب 10 آیت)۔ بعض اوقات گنہگار لوگوں کو معصوم لوگوں کا شدید نقصان کرنے سے روکنے کے لیے صرف جنگ کرنے کا راستہ باقی بچتا ہے۔

پرانے عہد نامے میں خدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ "مدیانیوں سے بنی اسرائیل کا انتقام لے" (گنتی 31باب 2 آیت)۔ استثنا 20باب 16- 17 بیان کرتی ہیں "پر اِن قوموں کے شہروں میں جِن کو خُداوند تیرا خُدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے کسی ذی نفس کو جِیتا نہ بچا رکھنا۔ بلکہ تُو اِن کو یعنی حِتّی اور اموری اور کنعانی اور فرِزّی اور حوّی اور یبُوسی قَوموں کو جَیسا خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو حکم دِیا ہے بالکُل نیست کر دینا"۔ 1 سموئیل 15باب 18 آیت بھی ایسا ہی بیان پیش کرتی ہے "اور خُداوند نے تجھے سفر پر بھیجا اور کہا کہ جا اور گنہگار عمالیقیوں کو نیست کر اور جب تک وہ فنا نہ ہو جائیں اُن سے لڑ تا رہ"۔ ان حوالوں سے واضح ہوتا ہے کہ خدا تمام قسم کی جنگوں کے خلاف نہیں ہے۔ چونکہ یسوع اور خدا باپ کے مابین ہمیشہ کامل ہم آہنگی ہے اِس لیے ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ پرانے عہد نامے میں جنگ کا عمل صرف خدا باپ کی مرضی سے تھا۔ خدا نئے اور پرانے دونوں عہد ناموں میں ایک جیسا ہے کیونکہ خدا لا تبدیل ہے (ملاکی 3باب 6 آیت؛ یعقوب 1باب 17 آیت)۔

یسوع کی دوسری آمد کے موقع پر شدید قتل و غارت ہو گی۔ مکاشفہ 19باب 11-21 آیات خُداوند یسوع مسیح کی آخری جنگ کے بارے بیان کرتی ہیں جو فاتح سردار ہے اور "انصاف سے "عدالت کرتا ہے (11 آیت)۔ یہ آمد خون آلودہ اور انتہائی ناخوشگوار ہونے والی ہے۔ ہوا کے پرندے اُس کے تمام مخالفین کا گوشت کھائیں گے (17-18 آیات)۔ وہ اپنے دشمنوں پر کچھ رحم نہ کرے اور اُن کو مکمل شکست دے کر "آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے گا" (20 آیت)۔

یہ کہنا غلط ہے کہ خدا کبھی جنگ کی حمایت نہیں کرتا۔ یسوع جنگ کا مخالف نہیں ہے۔ بُرے لوگ سے بھری ہوئی دنیا میں کبھی کبھار جنگ بڑے گناہوں کو روکنے کے لیے لازمی ہو جاتی ہے۔ سوچیں کہ اگر ہٹلر کو دوسری جنگِ عظیم میں شکست نہ دی جاتی تو اُس کی طرف سے مزید کتنے لاکھ لوگوں کو قتل کیا جانا تھا؟ اگر امریکہ میں خانہ جنگی نہ ہوتی تو افریقی نژاد امریکیوں کو آئندہ کتنے سالوں تک غلاموں کی حیثیت سے رکھنا پڑ سکتا تھا؟

جنگ ایک خوفناک عمل ہے۔کچھ جنگیں دوسری جنگوں کی نسبت زیادہ"منصفانہ"ہوتی ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ جنگ ہمیشہ ہی گناہ کے باعث ہوتی ہے (رومیوں 3باب10-18آیات)۔اِس لحاظ سے واعظ 3باب 8آیت بیان کرتی ہے "مُحبّت کا ایک وقت ہے اور عداوت کا ایک وقت ہے۔جنگ کا ایک وقت ہے اور صُلح کا ایک وقت ہے"۔گناہ، نفرت اور بدی سے بھری ہوئی دنیا میں(رومیوں 3باب10-18آیات)جنگ ایک ناگزیر عمل ہے۔ مسیحیوں کو جنگ کرنے کی خواہش نہیں رکھنی چاہیے اور نہ ہی مسیحیوں کو حکومت کی مخالفت کرنی چاہیے جس کو خدا نے اُن پر اختیار بخشا ہے(رومیوں 13باب1- 4آیات؛1پطرس2باب17آیت)۔جنگ کے دنوں میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنے رہنماؤں کے لیے خدا کی حکمت، اپنی فوج کی محافظت، تنازعات کے فوری طور پر حل ہونے اور دونوں فریقین میں کم سے کم جانی ومالی نقصان ہونے کے لیے دُعا کریں(فلپیوں 4باب6-7آیات)۔